بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

۸ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۱ فتح ۱۳۳۵ ھش | ۱۱ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

۱۰ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بلڈ پریشر پھر کچھ بڑھ گیا ہے۔ اور سانس پر بھی اثر ہے۔ نیز بائیں طرف کے ایک دانت میں کافی درد ہے۔ جس کی وجہ سے رات نیند نہیں آتی۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں:

ہندوستان برابر ایسے حالات پیدا کر رہا ہے کہ اہل کشمیر کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ نہ مل سکے

پاکستان یہ امر کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ ہندوستان نے کشمیر کو پاکستان سے چھین رکھا ہے۔ ڈھاکہ میں جناب سہروردی کی تقریر

ڈھاکہ ۱۰ دسمبر۔ وزیراعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ پاکستان ہندوستان سے اچھے تعلقات رکھنا چاہتا ہے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہندوستان بھی پاکستان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کے لئے تیار ہو۔ جناب سہروردی کل ڈھاکہ میں پاکستان کی خارجہ پالیسی پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا پاکستان یہ بات کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ ہندوستان نے کشمیر کو پاکستان سے چھین رکھا ہے۔ حالانکہ ہر طرح سے کشمیر پاکستان کا ہے۔ پنڈت نہرو جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا ہونے نہیں دے رہے کہ اہل کشمیر کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا موقعہ مل سکے۔ وزیراعظم نے کہا میں مسٹر نہرو سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اچھے ساتھیوں کی طرح اقوام متحدہ کے فیصلوں کی پابندی کریں۔ ان کا یہ طرز عمل کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے کہ وہ فیصلوں کی پابندی کرنے کی بجائے گاہے گاہے یہ اعلان کر دیتے ہیں۔ کہ کشمیر کا مسئلہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اور نام نہاد سرینگر اسمبلی کشمیر کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ دے چکی ہے۔ جناب سہروردی نے کہا کہ مختلف مواقع پر اقوام متحدہ کے ممبروں نے کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے فارمولے پیش کئے۔ پاکستان نے ان سب کو منظور کیا۔ لیکن ہندوستان ان میں سے ہر ایک کو مسترد کرتا چلا گیا۔ چونکہ ہندوستان اس مسئلہ کو گفت وشنید کے ذریعہ حل کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس لئے اب ایک ہی صورت باقی ہے۔ کہ یہ مسئلہ پھر اقوام متحدہ کے سپرد کر دیا جائے۔ کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کرے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب سہروردی نے کہا پاکستان یہ کبھی بھول نہیں سکتا۔ کہ دو مرتبہ ایسا ہو چکا ہے کہ مسٹر نہرو نے پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے اس کی سرحدوں پر فوجیں لا کھڑی کیں۔ آپ نے کہا میں یہ بات ماننے کے لئے تیار ہوں کہ ہندوستان کے لوگوں نے پاکستان کو ایک زندہ حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے ہاں مسلمانوں کے ساتھ رواداری کا سلوک کرنے کی اہمیت کو بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کا کیا جائے کہ لیاقت نہرو معاہدے کے بعد بھی ہندوستان میں ۳۶۰ فرقہ وارانہ فساد ہو چکے ہیں۔ برخلاف اس کے پاکستان میں ایک معمولی سے واقعہ کے سوا ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ پاکستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان محبت ورواداری کی جو فضا قائم ہے۔ اس کی بدولت ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہماری قوم ان ہندوستانیوں کی ذہنیت بدلنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جو ابھی تک اپنے ہاں بسنے والے مسلمانوں کو غیر سمجھنے پر مصر ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔ ہماری خارجہ پالیسی بین الاقوامی انصاف پر مبنی ہے۔ مسٹر نہرو کو چاہیئے کہ وہ ہماری خارجہ پالیسی میں مداخلت نہ کریں۔ ہم پوری طرح آزاد ہیں۔ کہ اپنے نفع نقصان کو مد نظر رکھتے ہوئے جس پالیسی پر چاہیں عمل پیرا ہوں۔ ہندوستان کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے کہ معاہدۂ بغداد کا وجود ہے یا نہیں۔ اس امر کے ثبوت کے لئے کہ پاکستان ہمیشہ آزادانہ خارجہ پالیسی پر چلتا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جب مصر میں اسرائیل برطانیہ اور فرانس نے مسلح کارروائی کی۔ تو پاکستان نے اس کی پرزور مذمت کی۔ اور لڑائی بند کرانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مشرق وسطی کی موجودہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میری یہ کوشش ہے۔ کہ تمام اسلامی

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۱۰ دسمبر: کل مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیگ سے کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ تشریف لائی ہیں آپ انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں جو اس ماہ کے آخر میں منعقد ہو رہا ہے شرکت فرمائیں گے:

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۶ء

چیمہ صاحب کا جواب الجواب

قسط ہفتم

(سلسلہ کیلئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۵۶ء)

آج کی نشست میں ہم سب سے پہلے تو چیمہ صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ آپ کے "ترقی پسند" نوجوانوں میں سے ایک ۳۵ء امرائیوں اور ہیچو قسم لشکروں کو چیرتا ہوا بالآخر احمدیہ بلڈنگس لاہور میں پہنچ گیا ہے۔ جیسا کہ پیغام صلح کی تازہ اشاعت کے ایک مضمون سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا تو شاید نہیں ہو سکتا۔ کہ مضمون اس کی رضامندی کے بغیر شائع کیا گیا ہو۔ یہ تو خیر پیغام صلح ہے۔ ہمیں تو یقین ہے۔ کہ دوسرے اخباروں میں بھی جو مضامین اس نام سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ وہ بھی رضامندی بلکہ شاید خواہش سے ہی شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور وہ عرصہ سے احمدیہ بلڈنگس میں زیر تربیت ہے۔ چیمہ صاحب کو اس سے بیدل نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ وہ "اصلی یا نقلی دور افتادہ ...... از ربوہ" آزاد خیال نوجوان بھی جس کے ملفوظات مشتمل بر اسرار و رموز چیمہ صاحب نے اپنے حالیہ مضمون میں دہرانے نہایت ضروری خیال کئے ہیں۔ انشاء اللہ جلد یا بدیر کسی نہ کسی رنگ میں احمدیہ بلڈنگس لاہور یا مال روڈ لاہور سے نمودار ہو جائے گا۔ اس کے لئے چیمہ صاحب ہم سے پیشگی مبارکباد قبول فرمائیں۔ اور کہ

خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

یہ اس لئے کہ چند دن میں ہی انہیں احمدیہ بلڈنگس کی آب و ہوا کا پتہ چل جائیگا۔ کہ اس میں صرف "پارٹی بازی" کی فصل خوب پھولتی پھلتی ہے۔ یہاں اپنا وقار قائم کرنے کے لئے "خود رائی" بہترین اصول ہے۔ لیکن پارٹی کی طاقت کے ساتھ خواہ پارٹی میں دو ہی فرد ہوں۔ دھمکاؤ اور کھاؤ۔ اگرچہ اس سے پہلے حصہ داروں کو قدرے نقصان ہے۔ لیکن "پیغامی اشتراکیت کی بنیاد" محمود دشمنی "کو چونکہ تقویت پہنچتی ہے۔ اور اس طرح پید اوار میں شاید افزائش بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ نقصان کوئی ایسا نقصان نہیں۔

چیمہ صاحب "ربوہ" پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ

"محمودیت نے آزادی رائے مسلوب کر رکھی ہے۔ استبدادیت کی زنجیریں محکم سے محکم تر کی جا رہی ہیں"

ہم نے چیمہ صاحب سے دریافت کیا تھا۔ کہ وہ بتائیں۔ "محمودیت" کے پاس وہ کیا ذرائع ہیں۔ جن سے وہ لوگوں کے جسم ہی نہیں بلکہ روحیں بھی زنجیروں میں کسے ہوئے ہے۔ ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ یہ محبت ہے۔ شیفتگی ہے۔ والہانہ عشق ہے۔ اس جواب کو آپ پہلے تو صفر بیان فرماتے ہیں۔ اور بعد میں لکھتے ہیں:۔

"یعنی یہ تو صحیح ہے۔ کہ وہاں آزادی رائے نہیں اور استبدادیت کی زنجیریں محکم سے محکم تر کی جا رہی ہیں۔ مگر یہ سب عشق و محبت کے کرشمے ہیں۔ ...... یہی وہ ہمارا اعتراض ہے۔ کہ ربوہ سے معقولیت جاتی رہی ہے۔ وہاں اب عقلی و علمی دلائل نہیں ملتے۔ ہاں جنون مجذوبیت کی بڑیں ضرور ہیں۔ جو دوسرے پیر خانوں میں بھی سنائی دیتی ہیں۔" (چیمہ صاحب)

ہم کل کے اداریہ میں اپنا جواب الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۵۶ء سے دوبارہ نقل کر چکے ہیں۔ اس میں ہم نے لکھا تھا۔ کیا والہانہ عشق و محبت کے سوا کوئی اور شے جماعت اور اپنے خلیفہ کے درمیان آپ کو نظر آتی ہے۔ کیا سوا دینی رشتہ کے کوئی اور رشتہ بھی ہے؟ چیمہ صاحب کے خیال میں دینی رشتہ کی وجہ سے اپنے امام و خلیفہ سے والہانہ عشق و محبت رکھنا "جنونِ مجذوبیت" ہے۔ اور پیر پرستی ہے۔ کہاں ہیں علامہ اقبال جو چیمہ صاحب کو بتاتے کہ ع

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

خیر یہ بات تو چیمہ صاحب کی سمجھ میں شاید نہ آسکے۔ ہم چیمہ صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا "جنونِ مجذوبیت" اور "پیر پرستی" کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ مریدوں کو اپنے پیر کے عقائد سے اختلاف ہو۔ جیسا کہ آپ نے اپنے مضمون میں فرمایا ہے۔ کہ جماعت ربوہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عقائد سے اختلاف ہے۔ پھر تو یہ عجیب "جنونِ مجذوبیت" اور "پیر پرستی" ہے۔ جس کی مثال دنیا میں تو کہیں ملتی نہیں۔ کہ مریدوں کو پیر کے عقاید سے تو اختلاف ہو مگر اس کے ذرا ذرا سے اشارے پر مال و جان نثار کرنے کو تیار ہوں۔

حالیہ مضمون میں چیمہ صاحب نے "دور افتادہ ...... از ربوہ" آزاد خیال کے مضمون "آزادئ ضمیر" کا طویل اقتباس بھی ربوہ میں استبدادیت ثابت کرنے کے لئے از سرِ نو پیغام صلح سے نقل کیا ہے۔ ہم نے الفضل میں اس مضمون کے تعلق میں آزادئ ضمیر کے موضوع پر اصولی بحث اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں کی تھی۔ اور ان تفصیلات کو عمداً نہیں چھیڑا تھا۔ کہ اصولی لحاظ سے معاملہ سمجھنے کے بعد ان پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس لئے بھی کہ ایسی بچوں کی سی باتیں موضوع مضمون بنانا کسی صاحب عقل و ہوش کا کام نہیں۔ اور نہ کوئی ایسی باتوں کو قابل اعتنا سمجھ سکتا ہے۔ یعنی فلاں کو مسجد سے نکال دیا۔ فلاں کے بال کٹوانے پر حجام سے بازپرس ہوئی۔ دیواروں سے آدمی چمٹے رہتے ہیں۔ دو آدمی مل کر بات نہیں کر سکتے۔ اگر کرتے ہیں۔ تو ان کی بازپرس ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ لغویات۔ اگرچہ ہمیں چیمہ صاحب کی خام طبعی کو جانتے ہوئے حیرت نہیں کہ انہوں نے ان طفلانہ باتوں کو بڑا اہم سمجھ کر دوبارہ شائع کیا ہے۔ لیکن یہ تمام باتیں نہ صرف طفلانہ ہیں۔ بلکہ سراسر جھوٹی اور افترائی ہیں۔ اور پھر اس مضمون کا لکھنے والا بالبداہت اتنا بڑا منافق ہے۔ کہ ابھی تک "ربوہ" میں ڈٹا ہوا ہے۔ اور چیمہ صاحب کے پاس پہنچ کر ریلورٹ تک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ حالانکہ چیمہ صاحب کی دعوت کا اشتہار ہم بلا اجرت دوبارہ الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ اور بچارے کی وہی حالت ہو رہی ہے۔ کہ ؎

ہوئے ہیں پاؤں ہی زخمی نبرد عشق میں پہلے
نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے

چیمہ صاحب آپ کے اس دور افتادہ آزاد خیال نوجوان کی یہ تمام باتیں جھوٹی اور افترائی ہیں۔ ہم بھی ربوہ میں بستے ہیں۔ ہمارے دیکھنے سننے میں کبھی نہیں آئیں۔ جو شخص خلافت پر ایمان چھوڑ دیتا ہے۔ ہم لا اکراہ فی الدین کے اصول کے مطابق اس کو کھلی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ جہاں چاہے جائے۔ ہم اس کے راستہ میں نہ صرف یہ کہ حائل نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کا راستہ بالکل صاف کر دیتے ہیں۔ تاکہ اس کی ضمیر پر ذرا سا بوجھ بھی نہ رہے اور ہماری طرف سے وہ بالکل خالی الذہن ہو کر حق و باطل کا موازنہ کر کے جہاں اطمینانِ قلب اور تسکین روح ملتی ہے۔ پختہ ہو کر رہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ اور اپنے دوستوں کو اور اپنے آپ کو مفارقت کی آگ میں نہ جلائے۔

کیا یہی ہے استبدادیت؟ کیا اسی کا نام ہے زنجیروں کو محکم سے محکم تر کرنا؟ خدا کے لئے ذہنیت کو سنواریئے۔ اور ایسی بے جوڑ باتوں بلکہ متضاد خیالیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کیجیئے۔ اگر یہ استبدادیت ہے۔ تو پھر تو مودودی صاحب کا من گھڑت اصول کہ اسلام میں لفنس ارتداد کی سزا قتل ہے۔ عین "آزادئ ضمیر" ہے۔ ہم نے تو احمدیت کے گرد تلواروں کی باڑ کھڑی نہیں کی ہوئی۔ کہ اندر آکر پھر کوئی باہر نہیں جا سکتا۔ ہمارا طریق تو یہ ہے۔ کہ قادیان یا ربوہ سے جو جانا چاہے۔ اس سے کہتے ہیں، کہ جو چیز تمہیں پسند ہے۔ لیجاؤ۔ قرآن کریم کا ترجمہ۔ خزانہ جو کچھ چاہو لے جاؤ۔ نہ ہم آپ کو روکتے ہیں۔ اور نہ کچھ لے جانے سے مانع آتے ہیں۔ پھر جہاں جاؤ وہاں بھی بقدر طاقت آسانیاں دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جاؤ۔ احمدیہ بلڈنگس لے لو۔ لاہور جیسے شہر میں ایسا نہ ہو۔ کہ ٹھکانے کے لئے پریشان ہو۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔ (نظارت اصلاح و ارشاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

مولوی عبد المنان صاحب عمر کا گیارہ سال پہلے کا ایک مضمون

ذیل کا مضمون مولوی عبد المنان صاحب عمر نے "نشانِ صداقت" کے زیر عنوان غیر مبایعین کو مخاطب کرتے ہوئے مئی ۱۹۴۵ء کے رسالہ "فرقان" قادیان میں شائع کرایا تھا۔ اس مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے نوٹوں کا عکس بھی دیا گیا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق قدرت ثانیہ اور موعود کی عظیم الشان خبر دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس عکس کو مولوی عبد المنان صاحب کے ذریعہ ہی شائع کرایا ہے۔ اور ان سے اعتراف کرایا ہے کہ یہ پیشگوئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ آج مولوی عبد المنان صاحب کہاں ہیں۔ ان کے لئے ان کا یہ مضمون خود ایک لمحۂ فکریہ پیدا کرتا ہے۔

ہم یہ مضمون بجنسہٖ شائع کرتے ہیں۔ اور خود مولوی عبد المنان صاحب کو ان کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ:۔

"مبارک ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور مصلح موعود کے قدموں میں اپنے تئیں لا ڈالتے ہیں کہ وہ الٰہی خوشنودی کو حاصل کریں گے۔ اور فتوحات کے ان وعدوں کی تکمیل میں شریک ہو کر دین و دنیا کی سرخروئی پانے والے بنیں گے۔" خاکسار ابو العطاء جالندھری

فرقان کے پچھلے شمارہ میں میں نے بڑے دردمندِ دل کے ساتھ ابتدائی چند صفحات قلمبند کئے تھے۔ اور میں حد درجہ اس کا آرزومند تھا۔ کہ کسی طرح ہمارے یہ بچھڑے ہوئے بھائی پھر ہم میں آملیں۔ اور اپنی طاقتوں کو باہمی آویزش میں ضائع نہ کریں۔ بلکہ آپس میں مل کر متحدہ رنگ میں اکنافِ عالم میں اسلام کو پھیلانے اور پاک محمد مصطفیٰؐ کے نام کو بلند کرنے کے لئے خرچ کر سکیں۔ کہ یہی اس دور میں ہمارا اولین فرض اور ہماری زندگیوں کا بہترین مقصد ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی دردمندانہ جذبہ کی وجہ سے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس احسان سے نوازا۔ کہ میں آج اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کے سامنے اس آواز کی تائید میں جو گزشتہ پرچہ میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے دامن سے دامن کو وابستہ کر لینے کے متعلق بلند کی گئی تھی حضرت علامہ حاجی الحرمین

سیدنا نور الدین صدیق ثانی

کی ایک زبردست شہادت کو پیش کر سکوں۔

گزشتہ پرچہ میں جب میں نے "دردمندانہ گزارش" کی سطور لکھی تھیں۔ تو میرے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "نشانِ آسمانی" تھی جس میں حضور نے چند گزرے ہوئے بزرگوں کی بعض پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کے لئے پیش فرمایا تھا۔ آج میں زیر نظر مضمون بھی اسی تعلق میں سپردِ قلم کر رہا ہوں کہ کس طرح حضرت مصلح موعود مظہر قدرتِ ثانیہ کے حق میں اس عظیم الشان شخص کی کہی ہوئی بات حرف بحرف پوری ہو رہی ہے جس کی عظمت۔ علمیت۔ للہیت۔ خدا ترسی۔ اور پاکبازی مسلم ہے۔ اور جس کا اعتراف ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو بھی ہے یہ شہادت رب سے پہلی مرتبہ سلسلہ کے لٹریچر میں آ رہی ہے۔ اس لئے میں اپنے بھائیوں سے التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ محض جواب دینے کی نیت سے مطالعہ نہ فرمائیں۔ بلکہ مخلص بالطبع ہو کر اس پر غور فرمائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آنے والے واقعات کی طرف اپنے پاک بندے کے ذہن کو پھیرا۔ اور پھر کس طرح اس کی کہی ہوئی بات ۳۲ برس بعد حرف بحرف پورا ہوا ہوئی۔ اور الٰہی الہام و اعلام کی روشنی میں قرآن مجید پر تدبر کرنے سے جو عظیم الشان خبر اس نے اپنی قوم کو دی تھی۔ کس طرح محض الٰہی تصرف سے تیس سال بعد اس نے عملی صورت اختیار کر لی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کرتا ہوں کہ اے مقلب القلوب خدا تو اس برادرانہ جنگ کو ختم فرما۔ اور اپنے پیارے مسیح کے ان خادموں کو جو تیرے اس

رسول کی تخت گاہ

سے کٹ گئے ہیں انہیں اس پر مخلصانہ غور کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ان کے دلوں کو کھول دے اور اس طرح پھر سے انہیں ملا دے۔ کہ ہم سب مصلح موعود کی زیر ہدایت پہلو بہ پہلو کندھے سے کندھا جوڑے اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا مصداق بنیں۔ تیرے نور کو پھیلانے میں لگ جائیں۔ تا بے دینی کی ظلمتیں کٹ جائیں۔ اور محمد مصطفیٰؐ کی لائی ہوئی تعلیم سے دنیا جگمگا اٹھے۔

اب میں اصل شہادت کو پیش کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کو بعد نماز عصر سورۂ اعراف کی آیت ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ... الخ کا درس دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فتوحات کے وعدے کئے تھے۔ لیکن قوم کی نافرمانی کی وجہ سے وہ چالیس برس پیچھے ڈال دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں۔ اور ضرور ہے کہ وہ پورے ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ تم لوگوں کی گستاخیوں کی وجہ سے التوا ہو رہا ہے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت ان وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ چالیس برس پیچھے ڈال دیا گیا۔ اسی طرح تمہاری گستاخیوں کی وجہ سے احمدیت کی فتوحات کا زمانہ بھی پیچھے ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن آج سے

تیس سال بعد

مظہر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس بندہ کے ذریعہ اس بند کئے ہوئے دروازہ کو کھولنے کا سامان کرے گا۔ اس موقعہ پر حضور کے جو الفاظ قلمبند کئے گئے وہ میں ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

ہم اور دوسرے لوگوں میں فرق۔	کسی کو دس ۱۳ برس سے یہ نہیں کہا۔ مجھے الہام ہوتا ہے۔ مجھے وحی ہوتی ہے۔ ہمارے فرزا صاحب کو وحی۔ الہام دونوں ہوتے تھے۔ ہم نے یہ لفظ اور کسی پر نہیں دیا۔ ہم الیسی امیسا بی بوجود اپنی مخالفت کے کبھی نہیں ہوئی۔
اخبار عظیم الشان۔	حضرت موسیٰؑ سے اسنے وعدہ کیا۔ کہ تیری قوم نے

تو بس زمین کو فتح کر لینا ہے۔ تم بے شک جاؤ۔

لیکن قوم نے نافرمانی کی۔ کیا نتیجہ ہوا۔

۴۰ برس ڈھیل دی گئی۔ اور انہیں حضرت موسیٰؑ

بھی فوت ہو گئے۔

مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ حضرت صاحب بھی اللہ تعالیٰ سے

وعدے لئے ہیں۔ تمہارے حملوں نے ان کو پیچھے رکھا ہوا ہے

نوٹ۔ ۳۰ برس کے بعد آئندہ مجھے امید ہے۔ کہ محمود یعنی

موعود۔ (قدرت ثانیہ) ظاہر ہو گا

نوٹ۔ انصار کی ذرا کی گستاخی سے حضور نبی کریمؐ

نے فرمایا۔ کہ نیابت تم کو سلطنت حرام

ہے۔ تم بھی گستاخ ہو گئے ہو۔

یہ الفاظ بالکل صاف اور ان کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدے کئے تھے۔ وہ ہم میں سے بعض لوگوں کی غلطی سے معرضِ التوا میں پڑ گئے ہیں۔ اور اب سے تیس سال بعد اللہ تعالیٰ کا ایک موعود بندہ جو قوم کی تجدید کرے گا۔ اور مظہر "قدرتِ ثانیہ" ہو گا۔ ظاہر ہو گا۔ اور پھر اس کے ہاتھ سے وہ وعدے پورے کئے جائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیحؑ سے کئے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے ان الفاظ کے کہے جانے کی تاریخ سے تیس سال بعد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مظہر قدرت ثانیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا انکشاف کر دیا۔ اور آپ نے الٰہی الہام کی بناء پر اپنے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرما دیا۔

احادیث میں آتا ہے۔ ایک جنگ کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی۔ کہ حضور ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ اور آپ کے بائیں بھی۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ اور جس طرح یہود نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا۔ ہم آپ سے نہیں کہیں گے۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہؓ کس طرح گذری ہوئی اقوام کے ان واقعات سے جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ عبرت و بصیرت حاصل کرتے تھے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ آخرین منھم کی جماعت کس طرح عبرت و موعظت حاصل کرتی ہے۔ اور اب تو خدا کے ایک صدیق بندے نے ہمیں اسی طرح متوجہ بھی کر دیا ہے۔ مبارک ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور مصلح موعود کے قدموں میں اپنے تئیں لا ڈالتے ہیں۔ کہ وہ الٰہی خوشنودی کو حاصل کریں گے۔ اور فتوحات کے ان وعدوں کی تکمیل میں شریک ہو کر دین و دنیا کی سرخروئی پانے والے بنیں گے۔

بنی اسرائیل کو جس قوم کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور جس سے انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ بت پرست قوم تھی۔ اور اس رؤیا میں جو مصلح موعود کی پیشگوئی کا انکشاف کرنے والی ہے۔ اس میں بھی آپ ایک بت پرست قوم ہی میں وعظ و تلقین فرماتے ہیں۔ گویا جس قوم کی سزا یا اصلاح کے فرض سے بنی اسرائیل نے پہلو تہی کی۔ اور فتوحات سے محروم رہ گئے تھے۔ اب اس فرض کو مصلح موعود نے ادا کر کے فتوحات کے بند کئے ہوئے دروازہ کو کھولنے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے تیس سال کے بعد موعود مجدد (قدرت ثانیہ) کے ظہور کی جس امید کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کی بنیاد دراصل باریک الٰہی اشارہ کے ماتحت اس واقعہ پر ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم سے بھی جو وعدے تھے۔ وہ قوم کی گستاخیوں کی وجہ سے چالیس سال تک معرضِ التوا میں پڑ گئے۔ اسی طرح مسیح موعودؑ سے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ ان کی تکمیل بھی متاخر کر دی گئی۔ اور اب قوم کو تیس سال مزید انتظار کرنا چاہیئے۔

اس پر میرے ذہن میں خلجان تھا۔ کہ اصل بنیاد اربعین سنۃ یعنی چالیس سال کے الفاظ پر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضؓ تعیین چالیس کی بجائے تیس سال کی فرماتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ چنانچہ جب میں نے یہ حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے سامنے پیش کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ "بہت لطیف حوالہ ہے۔" اور ساتھ ہی میری اس مشکل کو بھی حل فرما دیا کہ چالیس سال کی مدت اس طرح بنتی ہے۔ کہ بعض لوگوں نے دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہی میں لنگرخانہ وغیرہ کے انتظامات پر اعتراضات شروع کر دیئے تھے، اور اس طرح اس وقت سے لے کر پیشگوئی مصلح موعود کے الٰہی انکشاف کے وقت تک جو ۱۹۴۴ء میں ہوا۔ پورے چالیس سال بنتے ہیں۔

سورۂ اعراف کے اسی رکوع میں جس کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس سال کے بعد مظہر قدرتِ ثانیہ کے ظہور کا وقت متعین فرمایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی ایک دعا کا ذکر ہے۔ جو آپ نے قوم کی گستاخی، فسق اور نافرمانی کو دیکھ کر کی ہے۔ آپؑ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں۔ قال ربّ انی لا املک الّا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین۔ یعنی اے میرے مولا۔ مجھے مع ہارون کے اس قوم کو جدا کر دے۔ اس پر مفسرین نے سوال اٹھایا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ نے دعا میں اپنے ساتھ صرف ہارون ہی کو کیوں شریک کیا ہے۔ حالانکہ آپ کے ساتھ مزید دو آدمی بھی یوشع بن نون اور کالب بن یفنہ (گنتی ۱۴-۶) بھی تھے۔ جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیھما۔

بعض مفسرین نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر کھڑا کیا تھا۔ تو ان کا تو تنہا بھی جنگ کے لئے نکلنا اگر حکم الٰہی آجائے۔ تو ضروری تھا۔ لیکن فی الحقیقت مفسرین کا یہ جواب درست نہیں۔ اصل سوال یہاں نبی اور غیر نبی کا نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل نے ارض مقدسہ میں چالیس سالہ سزا کی مدت کو ختم کر کے داخل ہونا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ نے ان میں موجود نہیں ہونا تھا۔ اور بقیہ دونوں نے موجود ہونا تھا۔ گویا یہ ایک رنگ پیشگوئی کا تھا۔ کہ بے شک ارضِ مقدسہ میں داخل ہونے کا وعدہ تو پورا ہو گا۔ لیکن موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں اس وقت قوم میں موجود نہ ہوں گے اور ان سے جدا ہو چکے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اس موقعہ پر فافرق کے الفاظ اختیار کئے گئے ہیں۔ اور فرقت بین الشیئین کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں۔ کہ دو چیزوں کو اس طور پر علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ جسے آنکھ دیکھ سکے۔ گویا مکانی طور پر تفریق اور علیحدگی۔ اور یہ دو طرح ہی ہو سکتی تھی۔ یا تو اس طرح کہ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ اپنی قوم کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاتے۔ لیکن یہ ان کے منصب نبوت کے خلاف ہوتا۔ اور دوسری صورت یہ تھی، کہ اللہ تعالیٰ انہیں وفات دے دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت میں اس موقعہ پر یہی صورت مقدر تھی۔ پس اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ نے خود اپنے کو اور اپنے خلیفہ ہارونؑ کو ہی اس میں شامل کیا ہے۔ حالانکہ بعض اور لوگ بھی قوم کی نافرمانی میں شامل نہ تھے۔ لیکن انہیں شامل نہیں کیا، کیونکہ فتوحات کے حصول کے وقت انہوں نے موجود ہونا تھا۔ اور موسیٰؑ اور ان کے خلیفہ ہارونؑ نے نہیں موجود ہونا تھا۔ بالکل اسی طرح جب جماعت احمدیہ کے متعلق فتوحات کے الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آیا، تو خدا کا یہ مسیحؑ اور اس کا پہلا خلیفہ نور الدینؓ ان میں موجود نہیں۔

بنی اسرائیل کو ان کی جس گستاخی اور بے راہ روی کی وجہ سے سزا دی گئی۔ اور فتوحات کا زمانہ چالیس سال پیچھے ڈال دیا گیا، اس کا تعلق خارجی امور سے تھا۔ یعنی یہ کہ جبار قوی ہیکل اور طاقتور فوج کے مقابلہ سے انکار۔ اور یہاں قوم کے بعض افراد کی گستاخی اور بے راہ روی کا تعلق داخلی امور سے ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بالواسطہ لنگرخانہ وغیرہ کے انتظامات کے سلسلہ میں اعتراضات۔ اس اختلاف کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے استنباط کہ بالکل یہی چالیس سالہ دور جماعت احمدیہ پر بھی آنے والا ہے۔ ایک عام مفسر قرآن اور ان مطہر و مقدس ہستیوں میں امتیاز قائم کر دیتا ہے۔ جو نور نبوت کے بغیر مطالب قرآن کو بیان کرتے ہیں۔ یہ مزکی اور مطہر وجود دیکھ لیتے ہیں کہ کس تمثیل میں سے اس کے کن اجزاء کا تعلق آئندہ کے واقعات سے ہے۔ اور کونسے پہلو اپنے ظاہری رنگ کو بدل لیں گے۔ کوئی شخص اپنے علم و فہم اور روشن دماغی کے زور سے جتنی چاہے۔ شاندار تفسیر کر جائے۔ لیکن راہ کے ان تاریکیوں کو جن کو صرف الٰہی تعلق۔ پاکیزگی اور تقدس کا نور ہی روشن کر سکتا ہے۔ وہ ان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

عجیب بات ہے۔ کہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس سے پہلے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کے اخبارات اور رسائل

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی)

(۳)

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۶ء

۲۱۔ پندرہ روزہ "احمدی" ڈھاکہ

۲۴-۱۹۳۲ء میں کلکتہ سے بنگلہ زبان میں جاری کیا گیا اس کی اشاعت ایک ہزار سے اوپر ہے۔ شروع میں مسٹر غلام صمدانی صاحب پلیڈر اس کے مدیر مقرر ہوئے ۱۹۳۵ء میں یہ برہمن باڑیہ اور دو ڈھاکہ سے نکلنا شروع ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد اس کی ادارت کے فرائض مسٹر مصطفیٰ علی صاحب بی اے کے سپرد کئے گئے۔ اور اب ایک سال سے زائد عرصہ سے مکرم مولوی ممتاز احمد صاحب بنگالی مبلغ اس کے نگران مدیر ہیں۔

اخبار کا اپنا پریس ہے۔ اس میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقاریر اور خطبات کا خلاصہ۔ علمی دینی اخلاقی اور تبلیغی مضامین نکلتے ہیں۔ اور مرکزی اعلانات اور تحریکات سے بنگال کی جماعتوں کو واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ اس طرح یہ اخبار بنگال میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے

۲۲۔ ہفتہ وار "آزاد نوجوان" مدراس

(اسلامک سنٹر ۱۳ لائیڈس روڈ مدراس ۱۴)

یہ اخبار ایک مخلص احمدی محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر ادارت بھارت میں اسلام اور احمدیت کی نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور ۱۹۲۵ء سے برابر نکل رہا ہے۔ جنوبی ہند میں ایک اردو اور پھر مذہبی اخبار کا اتنے عرصہ سے کامیاب طور پر نکلتے رہنا اس کے مالک اور منتظمین کی قابلیت اور ان کے زبردست اخلاص پر دلالت کرتا ہے۔

اس میں ملکی حالات کے علاوہ ہر قسم کے مذہبی علمی اور اخلاقی مضامین احمدیت کے نقطہ نظر سے درج کئے جاتے ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد ہنود جیرہ کو پیش کرنا اور بھارتی مسلمانوں کو ان کی غفلت سے بیدار کرکے انہیں اسلام کی صحیح تعلیم کی طرف متوجہ کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا اس اخبار کا طرۂ امتیاز ہے۔

۲۳۔ "دی سن رائز" (انگریزی) قادیان

دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں کی ضرورت کے پیش نظر ۱۹۲۶ء میں قادیان سے جاری ہوا۔ پہلے پہل اس کی ادارت کے فرائض حضرت مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مبلغ امریکہ وحال ناظر تعلیم ربوہ کے سپرد ہوئے۔ آپ کے بعد اس کی ادارت کے فرائض علی الترتیب ماسٹر محمد حسن صاحب آسان مرحوم اور جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے سابق مبلغ جرمنی وایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے سپرد ہوئے۔ بعد میں مسٹر مجید ملک اس کے مدیر مقرر ہوئے۔ اور ان کے بعد اس اخبار کی اشاعت مکرم قاضی عبد الحمید صاحب بی اے ایل ایل بی امرتسری کی ادارت میں لاہور سے شروع ہوئی۔ تقسیم ملک کے بعد بھی یہ اخبار جاری رہا۔ اس دور میں اس کے مدیر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے تھے۔ کچھ مدت سے بعض ناگزیر حالات کے باعث اس کی اشاعت معرض التوا میں پڑ گئی ہے۔

اس اخبار میں نہایت مفید اور اعلےٰ مضامین نکلتے رہے۔ امام جماعت احمدیہ کے خطبات اور تقریروں کا خلاصہ انگریزی زبان میں شائع ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب اور تحریروں کا ترجمہ بھی اس اخبار میں شائع ہوا۔

۲۴۔ ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" قادیان

صدر انجمن احمدیہ اور اس کی نظارتوں کی سہولت کے پیش نظر ۱۹۲۶ء میں جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ادارت میں شائع ہونا شروع ہوا۔ مگر چند سالوں کے بعد اس کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اسے بند کر دیا اور اس کے فرائض "الفضل" کی طرف منتقل ہو گئے۔

انجمن ہائے احمدیہ اور افراد سلسلہ کو ایک باقاعدہ صورت میں سلسلہ کے مرکزی صیغہ جات کے اعلانات سے باخبر رکھنا۔ محکمہ جات کی رپورٹیں پیش کرنا سرکلر چٹھیاں شائع کرنا کارکنوں کی تعیناتیوں۔ تبدیلیوں اور ان کی رخصتوں کے متعلق اطلاع دینا۔ حضور کے ارشادات ہدایات و احکام کو جماعت تک پہنچانا اور دیگر امور جن کا جماعتوں کو علم دیا جانا مرکزی صیغہ جات کے نزدیک ضروری تھا۔ شائع کرنا اس رسالہ کے فرائض میں شامل تھا۔

۲۵۔ "دی یونیورسل پیس" (عالمی امن) رنگون برما (پوسٹ بکس ۴۲۲)

جماعت کے ایک مخلص نوجوان مسٹر عبد الکریم صاحب غنی نے ۱۹۳۶ء میں رنگون سے شائع کیا۔ آپ ایک عرصہ تک اسے نہایت محنت اور جانفشانی سے ایڈٹ کرتے رہے۔ اور اپنی آمد کا کثیر حصہ اس کی اشاعت میں صرف کرتے رہے۔ اس کا مقصد اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو احمدیت کی روشنی سے منور کرنا تھا۔ یہ رسالہ سہ ماہی تھا۔

۲۶۔ ماہنامہ "مصباح" ربوہ

"مصباح"۔ جماعت احمدیہ کی خواتین کا رسالہ ہے۔ ابتداء میں یہ رسالہ پندرہ روزہ تھا۔ لیکن بعد میں ماہوار رسالہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اس کا اجراء ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو قادیان سے ہوا۔ جماعت کی خواتین اس کی اعانت میں ہر طرح سے حصہ لیتی رہیں۔ اوائل میں دس گیارہ سال تک اس کی ادارت مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے سپرد رہی اس کے بعد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل حال انچارج صیغہ زود نویسی (جو اس وقت ادارہ الفضل میں شامل تھے) اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ماہ جولائی ۱۹۴۷ء میں عورتوں کی مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اس کا انتظام کلیۃً اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ لیکن جلد ہی ملکی حالات کی وجہ سے اسے بند کرنا پڑا۔

اپریل ۱۹۵۰ء میں محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ کی ادارت میں ربوہ سے دوبارہ جاری ہوا۔ اور اب تک اس کی اشاعت میں کوئی ناغہ نہیں ہوا۔ اس میں مذہبی، علمی، معاشرتی، اور اخلاقی مضامین کے علاوہ دستکاری خانہ داری اور حفظان صحت کے بارہ میں بھی خواتین کی راہنمائی کی جاتی ہے

۲۷۔ ماہنامہ "دی میسیج" کولمبو سیلون پوسٹ بکس ۶۹۳

یہ اخبار قریباً ۱۹۲۸ء سے جاری ہے اور اس وقت اس کی اٹھائیسویں جلد شروع ہے سنہالیز زبان میں بھی اس کا ایڈیشن شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ اخبار احمدیت کے نقطہ نگاہ سے اسلام کی اہم خدمات بجا لا رہا ہے۔ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرکے اس کے ماننے والوں کو قبول اسلام کی دعوت دیتا ہے۔

اس وقت اس کے ایڈیٹر مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مولوی فاضل ہیں۔ جن کی ادارت میں یہ رسالہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اور اس کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

۲۸۔ ماہنامہ "تودھن" (صداقت) نگومبو سیلون

یہ رسالہ دراصل ماہنامہ "دی میسیج" کا تامل ایڈیشن ہے۔ جو ۱۹۲۸ء سے نگومبو سیلون سے نکل رہا ہے۔ اس کی اشاعت سیلون کے علاوہ دوسرے علاقوں میں بھی کی جاتی ہے۔ جہاں تامل زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

۲۹۔ "تعلیم الاسلام"۔ قادیان

۱۹۳۰ء میں سہ ماہی رسالہ کی صورت میں قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا۔ یہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا میگزین تھا۔ اور اس کا سارا اہتمام سکول کے اساتذہ اور طلباء کے سپرد تھا۔ انگریزی حصہ کے ایڈیٹر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تھے۔ اور اردو حصہ کی ادارت یکے بعد دیگرے ماسٹر غلام محمد صاحب مرحوم اور ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی کے سپرد رہی۔ یہ رسالہ قریباً تین سال تک جاری رہا۔ بعد میں اس کی اشاعت رک گئی۔

اس کا مقصد طلباء میں علمی اور ادبی ذوق پیدا کرنا تھا۔ اس میں حضور اور ناظران سلسلہ کے بعض مضامین بھی شائع ہوئے

۳۰۔ "جامعہ احمدیہ" قادیان

یہ رسالہ جامعہ احمدیہ کا میگزین تھا۔ جس کا سارا انتظام طلباء کے سپرد تھا اس کا ایک حصہ عربی اور ایک حصہ اردو زبان میں شائع کیا جاتا تھا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل رضی اللہ عنہ جو اس وقت جامعہ احمدیہ میں پروفیسر تھے کی زیر نگرانی اپریل ۱۹۳۰ء میں قادیان سے جاری ہوا۔ اور سال میں چار دفعہ نکلتا رہا۔

اس کا مقصد طلباء جامعہ احمدیہ میں ادبی۔ علمی اور تبلیغی ذوق پیدا کرنا اور انہیں آئندہ فرائض کی بجا آوری کے لئے تیار کرنا تھا۔ اس میں طلباء۔ پروفیسران اور علماء سلسلہ کے لکھے ہوئے نہایت اہم اور قیمتی مضامین چھپتے رہے۔

نتیجہ امتحان "توضیح مرام"

منجانب قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق مجالس انصار اللہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان مقرر کیا جاتا ہے۔ حضور کی کتب پڑھنے سے روحانی و جسمانی صفائی ہوتی ہے عقائد کی اصلاح ہوتی ہے اور اعمال حسنہ کی توفیق ملتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں۔ ۲ر دسمبر کو حضور کی کتاب "توضیح مرام" کا امتحان لیا گیا۔ بیرونی مجالس سے آہستہ آہستہ جوابی پرچے موصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے بالاقساط نتیجہ شائع ہوگا۔ پہلی قسط ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔

	اسم گرامی	سکونت	حاصل کردہ نمبرات
(۱)	خواجہ عبید اللہ صاحب	ربوہ	۶۰/۷۵
(۲)	صوفی رمضان علی صاحب	"	۵۵
(۳)	چوہدری فضل احمد صاحب	"	۵۲
(۴)	عبد المومن صاحب	"	۴۷
(۵)	ڈپٹی محمد فقیر اللہ صاحب	"	۴۵
(۶)	قریشی ضیاء الدین صاحب	"	۵۳
(۷)	چوہدری چراغ الدین صاحب	"	۴۰
(۸)	بابو فقیر علی صاحب	احمد نگر	۴۲
(۹)	حاجی محمد فاضل صاحب	ربوہ	۳۰
(۱۰)	کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر	ربوہ	۳۰/۷۵
(۱۱)	قریشی عبد الرحمن صاحب	سکھر	۵۴
(۱۲)	صوفی محمد رفیع صاحب	"	۵۰
(۱۳)	منشی محمد عبد اللہ صاحب	سیالکوٹ	۳۷
(۱۴)	مرزا غلام نبی صاحب	"	۵۲
(۱۵)	چوہدری اللہ دتا صاحب	"	۴۸
(۱۶)	بابو محمد اقبال صاحب	"	۴۷

خاکسار قمر الدین
قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا نیا سال

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہماری کوششیں بارآور ہوئیں اور خدام الاحمدیہ کا گذشتہ اپریل سال کامیاب مالی سال ثابت ہوا اور ہماری جو یہ خواہش تھی کہ ہم مالی لحاظ سے گذشتہ جملہ سالوں سے بڑھ جائیں پوری ہوئی۔ اس پر جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تھوڑا ہے اب یکم نومبر سے نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس نئے سال میں ہمارا مطمع نظر یہ ہونا چاہیئے کہ جہاں دیگر جملہ چندہ جات بجٹ کے مطابق سو فیصدی پورے ہوں وہاں چندہ مجلس کی وصولی سو فیصدی سے بھی کچھ اوپر ہو۔ چاہے خواہ وہ کس قدر قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اظہار تشکر

خاکسار کی بہو عزیزہ عفیفہ خانم اور میرے پوتے کے انتقال پُرملال پر بے شمار خطوط اور تاریں بیرون ملک سے اور اندرون ملک سے موصول ہوئے ہیں اور ابھی موصول ہو رہے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے بوجہ شدت غم مشکل ہے اور لاتعداد اعزا و اقربا احباب جماعت اور دیگر احباب نے ان آزمائشوں کے ایام میں ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی اور تعزیت کیا ہے ان سب کے لئے میرا رواں رواں شکر گذار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے احسن سے نوازے اور ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے کہ یہی اس کی مرضی تھی۔ ہم اس کی رضا پر شاکر ہیں۔

خاکسار عبد الحمید عارف اختر منزل گڑھی شاہو لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بھائی غلام احمد صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(آفتاب احمد ربوہ)

(۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ۷۵ سال کی عمر ہے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ حیات بی بی صاحبہ زوجہ شیخ میاں محمد رمضان صاحب کو جلد از جلد شفا بخشے۔ آمین

(شیخ شریف احمد کاکا لودھراں ضلع ملتان)

(۳) میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علیخاں اشرف موصی و صحابی بعارضہ نزلہ و کھانسی و بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ میری بیوی پر بھی نمونیہ کا حملہ ہو گیا ہے احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

احمد علی خاں امجد پٹواری چنیوٹ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ر اپریل ۵۹ء منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

	نام	عہدہ	جماعت	
(۱)	چوہدری نذیر احمد صاحب	سیکرٹری مال و تعلیم	منڈی بہاء الدین	ضلع گجرات
(۲)	ملک برکت علی خان صاحب	سیکرٹری امور عامہ	"	"
(۳)	ملک مولا بخش صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۱)	چوہدری نذر محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	مظفر گڑھ	
(۲)	مہر غلام احمد صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۳)	بابو سعید احمد صاحب	آڈیٹر	"	"
(۱)	محمد یونس صاحب	پریذیڈنٹ	نوکوٹ	سندھ
(۱)	چوہدری پیر محمد صاحب باجوہ	پریذیڈنٹ و امین	مڈھ	ضلع حیدرآباد سندھ
(۲)	چوہدری رحمت علی صاحب باجوہ	سیکرٹری مال	"	"
(۱)	چوہدری جان محمد صاحب	پریذیڈنٹ	ربیوکے	ضلع سیالکوٹ
(۲)	چوہدری شرف الدین صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۳)	چوہدری عنایت محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۱)	چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ	پریذیڈنٹ	چک ۹۷ جنوبی	ضلع سرگودھا
(۲)	چوہدری غلام حیدر صاحب چیمہ	سیکرٹری تعلیم	"	"
(۳)	چوہدری محمد اشرف صاحب "	سیکرٹری مال	"	"
(۴)	حافظ فیض اللہ صاحب	سیکرٹری وصایا و اصلاح و ارشاد	"	"
(۱)	سید محبوب علی شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	گوہدپور	ضلع سیالکوٹ
(۲)	چوہدری غلام حسین صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۳)	ثناء محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۴)	شرف الدین صاحب	سیکرٹری تعلیم	"	"
(۱)	چوہدری محمد حیات صاحب	پریذیڈنٹ	مدرسہ چٹھہ	ضلع گوجرانوالہ
(۲)	چوہدری محمد خانصاحب	وائس پریذیڈنٹ و محصل	"	"
(۳)	میاں احمد الدین صاحب	سیکرٹری مال	"	"
(۴)	چوہدری خیر دین محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	"	"
(۵)	چوہدری احمد خانصاحب	سیکرٹری زراعت	"	"
(۶)	ماسٹر غلام محمد صاحب	سیکرٹری جنرل و امور عامہ	"	"
(۷)	مولوی صلاح الدین صاحب	امام الصلوٰۃ	"	"
(۸)	میاں خوشی محمد صاحب	سیکرٹری وصایا	"	"

سیرت خاتم النبیین کی ضرورت

دفتر ہذا کو سیرت خاتم النبیین حصہ اول و دوم مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس ہو وہ قیمتاً بذریعہ وی۔پی دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

ولادت

میری محترمہ ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ملک مختار احمد صاحب ساکن سمبڑیال کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بچہ کو نیک خادم دین اور دراز عمر والا کرے۔ آمین

ملک بشیر احمد خاں بدین ضلع حیدرآباد

تعمیر مسجد جرمنی و ایصال خیر کا بہترین موقعہ

ایک ہزار مخلصین درکار ہیں مسجد جرمنی کے ڈیڑھ لاکھ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ایک ہزار ایسے احباب کی ضرورت ہے جن میں سے ہر ایک ڈیڑھ صد چندہ ادا فرمائے۔ ان خوش قسمت احباب کے اسمائے گرامی مسجد کے کسی موزون حصہ پر کندہ کرا دئے جائیں گے تا جہاں آئندہ آنے والی نسلیں اپنے بزرگان کی قابل رشک قربانی پر دعا گو رہیں وہاں یہ صدقہ جاریہ یقیناً ان کے مدارج کی ترقی کے لئے ممد و معاون ہوتا رہے گا۔

پانچویں قسط اس سلسلہ میں ہم پانچویں قسط چندہ دہندگان کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ رقوم داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے اور معطی حضرات کے اخلاص میں ترقی بخشے۔ آمین۔

فہرست کی خصوصیت اس فہرست میں یہ خصوصیت نظر آئے گی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہ صرف اپنی اور اپنے اہلبیت کی طرف سے بلکہ اپنے مرحوم قریبی رشتہ داروں کی طرف سے تعمیر مسجد کے لئے رقم عطا فرمائی ہے۔ حضور کے اس اسوہ حسنہ پر اگر ہم عمل کریں اور اپنے پیارے امام کی اقتدا میں اپنے مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے اس مسجد کی تعمیر کے لئے حصہ لیں تو یہ امر جہاں مرحومین کے لئے یقیناً ترقی مدارج اور صدقہ جاریہ کا موجب ہوگا۔ وہاں مطلوبہ رقم فوراً پوری ہو کر تثلیث کے مراکز میں توحید کا علم بلند ہونے سعید روحوں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کا باعث ہوگی — اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال ثانی)

نمبر شمار	نام معطی	رقم	کیفیت
۹۰	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ	۱۵۰-۰-۰	
۹۱	″ منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ	۱۵۰-۰-۰	
۹۲	″ سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۱۵۰-۰-۰	
۹۳	″ سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰-۰	
۹۴	″ سیدہ ام طاہر صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰-۰	
۹۵	″ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰-۰	
۹۶	″ سیدہ ام وسیم صاحبہ حرم ثانی	۱۵۰-۰-۰	
۹۷	″ سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث	۱۵۰-۰-۰	
۹۸	″ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع	۱۵۰-۰-۰	
۹۹	سیدہ نہرا آپا صاحبہ منجانب سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۰	عبد المنان میر خان صاحب مردان	۲۰۰-۰-۰	
۱۰۱	شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی کراچی	۲۰۰-۰-۰	
۱۰۲	چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۳	شیخ کرم الٰہی صاحب کراچی	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۴	سید غلام مرتضیٰ صاحب چیف انجینئر کراچی	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۵	اہلیہ صاحبہ ″ ″	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۶	سید اختر صاحب ابن ″ ″	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۷	ثریا طاہرہ صاحبہ کراچی منجانب حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰۰-۰-۰	قسط اول
۱۰۸	مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی	۱۵۰-۰-۰	
۱۰۹	اہلیہ صاحبہ کرنل ملک محمد حسین صاحب چک نمبر ۱۲۲ بہاولپور	۷۰-۰-۰	قسط اول
۱۱۰	میجر غلام محمد اقبال صاحب پشاور	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۱	چوہدری بلال احمد صاحب چک نمبر ۲۱۳ صادق آباد بہاولپور	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۲	اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب ملتانی مرحوم ڈیرہ غازی خان	۱۵۵-۶-۰	
۱۱۳	ملک بشیر الدین ابن ڈاکٹر محمد الدین صاحب مرحوم	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۴	ملک صلاح الدین صاحب ابن ″ ″	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۵	ملک ضیاء الدین صاحب ابن ″ ″	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۶	ڈاکٹر محمد طفیل صاحب (غیر از جماعت) نوابشاہ سندھ	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۷	محمد اسلم خان صاحب ولد عبد العزیز خان صاحب ۶ ج ب شہبازپور لائلپور	۱۵۰-۰-۰	
۱۱۸	مرزا عبد الرحمٰن صاحب لاہور	۵۰-۰-۰	قسط اول
۱۱۹	محترمہ رحمت بیگم صاحبہ کراچی	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۰	خان بہادر نعمت اللہ خان صاحب چک نمبر ۲۳ R.B چوہڑ رام لائلپور	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۱	ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص سندھ	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۲	″ منجانب اہلیہ خود	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۳	″ منجانب خسر خود جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۴	زینب بیگم صاحبہ منجانب والدہ خود اہلیہ جناب ڈاکٹر ″	۱۵۰-۰-۰	
۱۲۵	حافظ سید بشیر احمد صاحب ہمدانی کھوکھیاٹ ضلع سرگودھا	۱۰۰-۰-۰	قسط اول
۱۲۶	شیخ عبد الغنی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر حال ربوہ	۵۰-۰-۰	قسط دوم
۱۲۷	جماعت حیدرآباد دکن	۵۰۰-۰-۰	
۱۲۸	محکم الدین صاحب حسن باڈہ سندھ	۲۵-۰-۰	قسط اول
۱۲۹	شیخ عبد العزیز صاحب آڑھتی گوجرہ ضلع لائلپور	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۰	اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ	۱۵۰-۰-۰	انہوں نے ۲۵ روپے نقد اور طلائی چوڑیاں ارسال فرمائی تھیں۔
۱۳۱	چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت شیخوپورہ	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۲	چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۳۳ جنوبی سرگودھا	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۳	اہلیہ چوہدری فیض محمد صاحب چک نمبر ۲۲ R.B منٹگمری	۱۰۰-۰-۰	قسط اول
۱۳۴	کرنل سلطان محمد خان صاحب کوٹ فتح خان	۱۵۱-۸-۰	
۱۳۵	چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین گجرات	۶۱-۱۴-۰	قسط اول
۱۳۶	ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب عدن	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۷	″ ″ منجانب شگفتہ اختر صاحبہ اہلیہ خود	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۸	″ ″ منجانب ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مرحوم	۱۵۰-۰-۰	
۱۳۹	″ ″ منجانب والد خود شیخ منظور علی صاحب [illegible]	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۰	ملک محمد شفیع صاحب دفتر بیت المال ربوہ	۵۰-۰-۰	قسط اول
۱۴۱	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ربوہ	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۲	″ ″ منجانب والد چوہدری غلام حسین صاحب	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۳	″ ″ منجانب والدہ خود محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۴	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب مدراس	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۵	مرزا بشارت احمد صاحب ابن مرزا نذیر حسین صاحب لاہور	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۶	میاں محمد اشفاق صاحب گوندل گورنمنٹ کنٹریکٹر سیالکوٹ	۱۵۰-۰-۰	
۱۴۷	والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب فورٹ عباس بہاولپور	۱۴۰-۰-۰	
۱۴۸	احمدیہ ایسوسی ایشن ڈرگ روڈ	۱۰۰-۰-۰	قسط اول

تصحیح:۔ مسجد جرمنی کے لئے چندہ دہندگان کی تیسری فہرست کے اڑتالیسویں نمبر پر امام علی بجیرہ کا نام شائع ہوا تھا۔ اب اطلاع ملی ہے کہ یہ رقم مکرم راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈرانجھا ضلع سرگودھا کی تھی۔ لہٰذا تصحیح کر لی گئی ہے۔

اعانت الفضل

(۱) میاں بشیر احمد صاحب معرفت اینگلو پنجابی کالج ٹمپل روڈ لاہور نے ایف۔ اے میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے آپ اس سے قبل دو مستحقین کے نام اخبار جاری کروا چکے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء
اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نعمتوں سے نوازے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(۲) مستری محمد حسین صاحب دیال گڑھی غلہ منڈی ربوہ نے مبلغ ۲/۸ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم مرزا محمد حسین صاحب سابق دیہاتی مبلغ ۲۶ نومبر بعد دوپہر وفات پا گئے۔ مرحوم جماعت احمدیہ فتح پور کے روح رواں تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے لڑکے کراچی کے مبلغ ہیں اور دوسرا لڑکا مولوی فاضل میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور تیسرا نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مرزا سراج دین فتح پور۔ گجرات

اردو میں دورِ حاضر کے علمی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے

"ہماری زبان و ادب کے چند مسائل" کے عنوان پر مولانا صلاح الدین احمد کا پُرمغز مقالہ

ربوہ ۱۰ دسمبر کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام جناب مولانا صلاح الدین احمد صاحب ایڈیٹر ادبی دنیا لاہور نے "ہماری زبان و ادب کے چند مسائل" کے عنوان پر ایک نہایت قیمتی مقالہ پڑھا۔ جو اردو زبان اور ادب کو ترقی دینے کے سلسلہ میں نہایت ٹھوس تجاویز پر مشتمل تھا۔ اردو زبان کی مقبولیت اور ہمہ گیری کے باوجود اس کی ترقی میں جو رکاوٹیں حائل ہیں۔ آپ نے ان کا تجزیہ کرکے بتایا کہ ان رکاوٹوں کے دور ہونے میں حکومت اور طبقۂ خواص کی بے توجہی اور عدم دلچسپی کا کس حد تک دخل ہے اور قومی لحاظ سے یہ صورت حال کس قدر نقصان دہ ہے آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اردو میں دورِ حاضر کے علمی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اگر اردو کو اس کا صحیح مقام دلانے کے لئے کوشش کی جائے۔ تو جہاں اردو سے فارسی کا بادل چھٹ گیا ہے۔ انگریزی کا سایہ بھی اس پر سے جلد دور ہو جائے گا اور یہ ایک ترقی پذیر زبان کی حیثیت سے اقصائے عالم میں اسی طرح بولی اور سمجھی جائے گی جس طرح آج انگریزی ہر خطۂ ارض میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

آپ کا یہ پُرمغز مقالہ نہایت توجہ انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کی اس خصوصی تقریب میں گورنمنٹ کالج لائلپور کے ممبران اسٹاف نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر مکرم روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنا کلام بھی سنایا۔ جو بے حد پسند کیا گیا۔ آخر میں صاحب صدر جناب پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب نے جناب مولانا صلاح الدین احمد صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ کہ آپ نے لاہور سے تشریف لاکر اپنے بلند پایہ اور فکر انگیز خیالات ٹھوس تجاویز اور نہایت بلند پایہ طرز نگارش سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ آپ کے صدارتی ارشادات کے بعد بزم اردو کی یہ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر مکرم پرویز پروازی صاحب نے ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب ایم اے ڈی لٹ پرنسپل اورینٹل کالج لاہور کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ جو آپ نے بزم اردو کی درخواست پر ارسال فرمایا تھا۔

سیاہ فام آبادی کے لئے یونیورسٹی

جوہنسبرگ ۹ دسمبر۔ حکومت جنوبی افریقہ نے ملک میں سیاہ فام باشندوں کے لئے ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا

ماہ دسمبر کا الفرقان

ماہ نومبر و دسمبر کا الفرقان ۷ دسمبر کو ڈاکخانہ میں پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ اس میں "یاجوج و ماجوج کی آخری جنگ" ایک اہم مضمون ہے۔ جس خریدار کو نہ ملے وہ ایک کارڈ لکھ کر دوبارہ طلب فرمائیں

جلسہ سالانہ پر الفرقان کا سیرۃ خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم نمبر دفتر الفرقان سے لے لیا جائے۔ اب یہ دفتر میرے مکان واقع کوارٹرز تحریک جدید کے ساتھ ہی ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

بقیہ صفحہ (۲)

"بندے ایک وہ ہوتے ہیں، جن کو الہام ہوتا ہے، خدا تعالیٰ ان کو فہم عطا کرتا ہے، اور اپنے فہم سے خدا تعالیٰ کی باتوں کو سمجھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں کہ جن کو نہ الہام ہوتے ہیں۔ نہ خدا ان کو تفہیم کرتا ہے۔ لیکن ان کو وسعتِ نظر حاصل ہوتی ہے۔ اور علم وسیع ہوتا ہے۔ تیسرے وہ ہوتے ہیں۔ جن کو نہ علم ہوتا ہے۔ نہ تفہیم الٰہیہ۔ ان تیسری قسم والوں کو پہلی دو قسم والوں کی اطاعت کرنی چاہیئے۔"

(درس القرآن صفحہ ۱۹۳ زیر تفسیر ع ۸)

چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں آپ مختلف تفاسیر کو پڑھ جائیے۔ بڑے بڑے علمی نکتے ہوں گے ذہنی بلند پروازی کے شاندار مظاہرے ہوں گے۔ لغوی اور تفسیری موشگافیاں ہوں گی۔ مگر سادگی سے بیان کی ہوئی۔ اس سمجھ اور بصیرت کا کھوج بھی نہ ملے گا۔ کہ آج یکم دسمبر ۱۹۱۳ء کے تیس سال بعد مظہر قدرتِ ثانیہ مجدد موعود کا ظہور ہوگا۔

گنتی ۱۴: ۲۹ پر نظر ڈالنے سے جہاں چالیس سالہ محرومی کی داستان بیان کی گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں چند مزید باتیں میرے ذہن میں پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن ضروری نہیں۔ کہ انہیں بیان بھی کیا جائے عسیٰ ربنا ان یرحمنا۔ ہمیشہ اس کی رحمت اور رأفت کا ہی انسان کو امیدوار رہنا چاہیئے۔ وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی یہ زبردست شہادت جماعت احمدیہ کے لئے تو انتہا زیادتِ ایمان و عرفان کا موجب ہو گئی ہی۔ لیکن میں ایک دفعہ پھر اپنے غیر مبائع دوستوں سے عرض کروں گا۔ کہ وہ بھی اس پر غور فرمائیں۔ اور اب جبکہ وہ موعود مجدد (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہو گیا ہے۔ تو اپنے تئیں اس سے وابستہ کرکے سعادتِ دارین حاصل کریں۔